سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

سیدنا، وحبوبنا، محبوب المومنین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی جلیل، مفسر، محدث، فقیہ اور مفتی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ (۷ھ) خیبر والے سال مسلمان ہوئے۔ چار سال صحبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رہے۔ سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ مروان بن حکم رحمہ اللہ کے دور میں مدینہ کے گورنر رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ کے مفتی تھے۔ آپ کے بے شمار تلامذہ ہیں، جن میں جلیل القدر صحابہ سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا جابر بن عبداللہ، سیدنا انس بن مالک، سیدنا واثلہ بن اسقع اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کو یَا أَبَا هِرٍّ، یَا أَبَا هُرَیْرَةَ کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سَمِعْتُ حِبِّي، سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ اور قَالَ خَلِیلِي کہتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں شدید اختلاف ہے۔

✿ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

لَا یَصِحُّ مَعَهٗ شَيْءٌ یُعْتَمَدُ عَلَیْهِ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ أَوْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ هُوَ الَّذِي سَكَنَ إِلَیْهِ الْقَلْبُ فِي اسْمِهٖ فِي الْإِسْلَامِ.

''اس بارے میں کچھ بھی ثابت نہیں، کہ جس پر اعتماد کیا جائے، البتہ دل کہتا

ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اسلامی نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن ہوگا۔‘‘

(الاستیعاب في مَعرِفة الأصحاب : 1770/4)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

اَلْأَصَحُّ عِنْدَ الْمُحَقِّقِينَ الْأَكْثَرِينَ مَا صَحَّحَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُتْقِنِينَ أَنَّهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَخْرٍ .

’’اکثر محققین کے ہاں درست وہی ہے، جسے امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر حفاظ نے صحیح قرار دیا ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے۔‘‘

(تهذيب الأسماء واللُّغات : 270/2)

کنیت کا سبب:

❁ عبداللہ بن رافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ، لِمَ كُنِّيتَ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ : أَمَا تَفْرَقُ مِنِّي؟ قُلْتُ : بَلٰى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَهَابُكَ، قَالَ : كُنْتُ أَرْعٰى غَنَمَ أَهْلِي، فَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِي فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ .

’’میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کی کنیت ابو ہریرہ رکھنے کی وجہ؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مجھ سے ڈرتے نہیں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! میں آپ سے ڈرتا ہوں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دراصل میں اپنی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ میری ایک چھوٹی سی بلی تھی، جسے میں رات کو درخت

پر بٹھا دیتا تھا، دن ہوتے ہی اپنے ساتھ لے جاتا تھا اور اس کے ساتھ کھیلتا تھا، تو لوگوں نے میری کنیت ''ابو ہریرہ'' رکھ دی۔''

(سنن التّرمذي : 3840، وسندهٗ حسنٌ)

اس روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

(الإصابة في تمييز الصّحابة : 349/7)

فقاہت ابی ہریرہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بالا جماع فقیہ ہیں۔ امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ (۲۷۷ھ) نے آپ رضی اللہ عنہ کو فقہا صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ (المَعرِفة والتّاريخ :486/1)

❁ علامہ ابو المظفر سمعانی رحمہ اللہ (۴۸۹ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهُمْ : إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ فَقِيهًا، قُلْنَا : بَلْ كَانَ فَقِيهًا وَلَمْ يَعْدَمْ شَيْئًا مِنْ أَسْبَابِ الْاِجْتِهَادِ وَقَدْ كَانَ يُفْتِى فِي زَمَانِ الصَّحَابَةِ وَمَا كَانَ يُفْتِي فِي ذٰلِكَ الزَّمَانَ إِلَّا فَقِيهٌ مُجْتَهِدٌ وَعَلٰى أَنَّهٗ أَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنَ الْمَعْرُوفِينَ بِالْفِقْهِ فَقَدْ كَانَ مَعْرُوفًا بِالضَّبْطِ وَالْحِفْظِ وَالتَّقْوٰى وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ أَنَّ الْفِقْهَ فِي الرَّاوِي شَرْطًا لِقُبُولِ رِوَايَتِهٖ .

''احناف کا یہ کہنا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فقیہ نہیں تھے۔ ہم کہتے ہیں: کیوں نہیں، وہ فقیہ تھے، ان میں اجتہاد کی کوئی شرط معدوم نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ عہد صحابہ میں

فتویٰ دیا کرتے تھے اور اس زمانے میں فقیہ اور مجتہد ہی فتویٰ دیتا تھا۔ بالفرض وہ معروف فقیہ نہ بھی ہوں، تو بھی وہ ضبط، حفظ اور تقویٰ میں معروف تھے اور محدثین میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ قبول روایت کے لیے راوی کا فقیہ ہونا شرط ہے۔''

(قواطع الأدلة :464/1)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو فقیہ ثابت کیا ہے۔

(مجموع الفتاویٰ : 534/4)

۞ علامہ محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (۱۳۵۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَفَوَّہَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْحَنَفِيَّةِ بِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ فَقِيهًا وَقَوْلُهُمْ هٰذَا بَاطِلٌ مَّرْدُودٌ عَلَيْهِمْ وَقَدْ صَرَّحَ أَجِلَّةُ الْعُلَمَاءِ الْحَنَفِيَّةِ بِأَنَّہٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ فَقِيهًا، قَالَ صَاحِبُ السِّعَايَةِ شَرْحِ شَرْحِ الْوِقَايَةِ، وَهُوَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْحَنَفِيَّةِ رَدًّا عَلٰى مَنْ قَالَ مِنْهُمْ : إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ غَيْرَ فَقِيهٍ مَا لَفْظُہٗ : كَوْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ فَقِيهٍ غَيْرُ صَحِيحٍ بَلِ الصَّحِيحُ أَنَّہٗ مِنَ الْفُقَهَاءِ الَّذِينَ كَانُوا يُفْتُونَ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَرَّحَ بِهِ ابْنُ الْهَمَّامِ فِي تَحْرِيرِ الْأُصُولِ وَابْنِ حَجَرٍ فِي الْإِصَابَةِ فِي أَحْوَالِ الصَّحَابَةِ .

''بعض فقہائے حنفیہ نے کہا ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غیر فقیہ تھے۔ ان کی یہ بات باطل اور مردود ہے۔ بڑے بڑے حنفی علما نے صراحت کی ہے کہ سیدنا ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ فقیہ تھے۔ سعایہ (۱/۴۵۴) کے مصنف (عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ)، جو کہ علمائے احناف میں سے ہی ہیں، نے اُن پر رد کیا ہے، جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ کہتے ہیں، ان کے الفاظ ہیں: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے غیر فقیہ ہونے والی بات بالکل صحیح نہیں ہے، بلکہ صحیح یہی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اُن فقہا صحابہ میں سے تھے، جو عہد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں فتویٰ دیا کرتے تھے، جیسا کہ ابن ہمام رحمہ اللہ نے تحریر الاصول (۴/۱۳۱) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے الاصابہ فی احوال الصحابہ میں اس بات کی صراحت کی ہے۔''

(تحفة الأحوذي: 11/1)

علامہ عبدالعزیز بن احمد بخاری حنفی رحمہ اللہ (۷۳۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّا لَا نُسَلِّمُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ فَقِيهًا بَلْ كَانَ فَقِيهًا وَلَمْ يَعْدَمْ شَيْئًا مِنْ أَسْبَابِ الْاِجْتِهَادِ وَقَدْ كَانَ يُفْتِى فِي زَمَانِ الصَّحَابَةِ وَمَا كَانَ يُفْتِي فِي ذٰلِكَ الزَّمَانَ إِلَّا فَقِيهٌ مُجْتَهِدٌ وَكَانَ مِنْ عِلْيَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَقَدْ دَعَا النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ بِالْحِفْظِ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهٗ فِيهِ حَتَّى انْتَشَرَ فِي الْعَالَمِ ذِكْرُهٗ وَحَدِيثُهٗ ...... وَقَدْ رَوٰى جَمَاعَةٌ مِنْ الصَّحَابَةِ عَنْهُ فَلَا وَجْهَ إِلٰى رَدِّ حَدِيثِهٖ بِالْقِيَاسِ .

ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے غیر فقیہ ہونے والی بات تسلیم نہیں کرتے، بلکہ آپ

فقیہ تھے، آپ میں اجتہاد کی کوئی شرط معدوم نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ عہد صحابہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے اور اس زمانے میں فقیہ اور مجتہد ہی فتویٰ دیتا تھا۔ آپ کا شمار جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے حافظہ کی دعا کی تھی، جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور آپ کا ذکر خیر اور احادیث کو جہان میں پھیلا دیا۔......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ رضی اللہ عنہ سے روایت لی ہے، لہٰذا آپ کی روایت کو قیاس سے رد کرنے کا کوئی جواز نہیں۔''

(كشف الأسرار شرح أصول البَزدَوي : 383/2، التّقرير والتحبير لابن أمير حاج الحنفي : 251/2، تيسير التّحرير لأمير بادشاه الحنفي : 53/3)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ، الْفَقِيْهُ، الْمُجْتَهِدُ، الْحَافِظُ، صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيُّ، الْيَمَانِيُّ، سَيِّدُ الْحُفَّاظِ الْأَثْبَاتِ .

''امام، فقیہ، مجتہد، حافظ، صحابی رسول، ابو ہریرہ سدوسی، یمانی، ثقہ حفاظ حدیث کے سرخیل رضی اللہ عنہ۔''

(سِير أعلام النّبلاء : 578/2)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

رَدُّوهُ إِذَا كَانَ الرَّاوِي لَهٗ مِنَ الصَّحَابَةِ غَيْرَ فَقِيهٍ بِزَعْمِهِمْ وَقَبِلُوهُ إِذَا كَانَ فَقِيهًا، وَبِمِثْلِ ذٰلِكَ رَدُّوا رِوَايَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا خَالَفَتْ آرَاءَ هُمْ، قَالُوا : لَمْ يَكُنْ فَقِيهًا، وَقَدْ أَفْتٰى فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَقَرَّهٗ عَلَى الْفَتْوٰى، وَاسْتَعْمَلَهٗ نَائِبًا عَلَى

الْبَحْرَيْنِ وَغَيْرِهَا، وَمِنْ تَلَامِيذِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَغَيْرُهُ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَغَيْرُهُ مِنَ التَّابِعِينَ .

''بعض لوگوں نے حدیث کو اس طرح رد کیا کہ ان کے زعم کے مطابق فلاں صحابی غیر فقیہ ہے اور جو فقیہ ہے، اس کی روایت قبول کر لی۔ اسی لیے بعض لوگوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ روایات رد کر دیں، جو ان کی آراء کے مخالف تھیں اور کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فقیہ نہیں تھے۔ جبکہ آپ رضی اللہ عنہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دور خلافت میں فتویٰ دیا کرتے تھے اور انہوں نے خود آپ کو فتویٰ کے لیے مقرر کیا تھا اور آپ کو بحرین وغیرہ پر نائب بھی مقرر کیا تھا۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جیسے کئی صحابہ آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ تابعین میں سعید بن مسیّب رحمہ اللہ جیسے کئی ایک نے آپ رضی اللہ عنہ سے شرف تلمذ کیا۔''

(مختصر الصواعق المرسلة، ص 607)

❁ علامہ عبدالقادر بن محمد حنفی رحمہ اللہ (۷۷۵ھ) فرماتے ہیں:

أَبُو هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ فُقَهَاءِ الصَّحَابَةِ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فقہا صحابہ میں سے تھے۔''

(الجواهر المضيّة :418/1)

❁ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

نُقِلَ عَنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهُمْ قَالُوا : أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ وَجَابِرٌ لَيْسُوا فُقَهَاءَ، وَإِنَّمَا هُمْ رُوَاةُ أَحَادِيثَ وَهُوَ بَاطِلٌ .

''احناف سے منقول ہے کہ ابو ہریرہ، ابن عمر، انس اور جابر رضی اللہ عنہم فقہا نہیں تھے،

بلکہ صرف راویان حدیث تھے۔ یہ باطل بات ہے۔''

(البحر المُحيط في أصول الفقه : 245/8)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''جس نے حدیث پر اس بنا پر طعن کیا کہ اس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فقیہ نہیں تھے، لہٰذا قیاس کے خلاف ہونے کی وجہ سے نا قابلِ عمل ہے۔

هُوَ كَلَامٌ آذٰى قَائِلُهٗ بِهٖ نَفْسَهٗ.

اس نے یہ بات کہہ کر اپنا ہی نقصان کیا ہے۔''

(فتح الباري : 364/4)

۞ علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ (۱۱۳۸ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهُمْ : أَبُو هُرَيْرَةَ غَيْرُ فَقِيهٍ ضَعِيفٌ أَيْضًا، فَقَدْ ذَكَرَهٗ فِي الْإِصَابَةِ مِنْ فُقَهَاءِ الصَّحَابَةِ، وَذَكَرَ أَنَّهٗ كَانَ يُفْتِي، وَمَنْ يَتَتَبَّعْ كُتُبَ الْحَدِيثِ يَجِدْهُ حَقًّا بِلَا رَيْبٍ.

''بعض حنفی فقہا کا یہ کہنا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غیر فقیہ تھے، غلط بات ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فقہا صحابہ میں شمار کیا ہے، نیز ذکر کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فتویٰ دیا کرتے تھے۔ جو کتب حدیث میں تتبع کرے، وہ بلا شبہ اس بات کو سچ پائے گا۔''

(حاشية السّندي على ابن ماجه : 30/2، حاشية على النّسائي : 254/7)

۞ علامہ انور شاہ کاشمیری صاحب (۱۳۵۳ھ) کہتے ہیں:

أَمَّا مَا ذَكَرَ صَاحِبُ الْمَنَارِ وَغَيْرُهٗ مِنْ أَنَّ حَدِيثَ الْمُصَرَّاةِ يَرْوِيهِ

أَبُو هُرَيْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ فَقِيهٍ، وَرِوَايَةُ الَّذِي لَيْسَ بِفَقِيهٍ غَيْرُ مُعْتَبَرٍ إِذَا كَانَتْ خِلَافَ الْقِيَاسِ، وَالْقِيَاسُ يَقْتَضِي بِالْفَرْقِ بَيْنَ اللَّبَنِ الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ، وَلَبَنِ النَّاقَةِ أَوِ الشَّاةِ أَوِ الْبَقَرَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْأَقْيِسَةِ، فَأَقُولُ: إِنَّ مِثْلَ هٰذَا قَابِلُ الْإِسْقَاطِ مِنَ الْكُتُبِ فَإِنَّهُ لَا يَقُولُ بِهِ عَالِمٌ وَأَيْضًا هٰذِهِ الضَّابِطَةُ لَمْ تَرِدْ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ.

''یہ جو صاحب منار وغیرہ نے کہا ہے کہ حدیث مصراۃ جس کے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، وہ غیر فقیہ ہیں اور غیر فقیہ کی روایت قیاس کے مقابلہ میں معتبر نہیں ہوسکتی، قیاس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑے اور زیادہ دودھ کے درمیان فرق کیا جائے گا، اسی طرح بکری، اونٹنی اور گائے وغیرہ کے دودھ میں بھی فرق کیا جائے گا اور اس طرح کے دیگر قیاس ذکر کئے جاتے ہیں۔ میں (انور شاہ) کہتا ہوں: ایسی باتوں کو کتابوں سے نکال دینا چاہئے، کیونکہ ایسی بات ایک عالم کہہ ہی نہیں سکتا، اسی طرح یہ قاعدہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد وغیرہ سے منقول بھی نہیں ہے۔''

(العَرف الشّذي: 33/3)

۞ نیز کہتے ہیں:

مَنْ يَجْتَرِئُ عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ: إِنَّهُ كَانَ غَيْرُ فَقِيهٍ؟ وَلَوْ سَلَّمْنَا، فَقَدْ يَرْوِيهِ أَفْقَهُهُمْ، أَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ أَيْضًا، فَيَعُودُ الْمَحْذُورُ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ کہنے کی جسارت کون کرسکتا ہے؟ اگر ہم انہیں غیر فقیہ تسلیم کر بھی لیں، تو صحابہ میں سب سے بڑے فقیہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسے بیان کیا ہے، لہٰذا اعتراض پھر لوٹ آیا۔''

(فيض الباري : 231/3)

۞ قاضی ابوطیب طاہر بن عبد اللہ طبری رحمہ اللہ (۴۵۰ھ) فرماتے ہیں:

''ہم جامع منصور میں ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک خراسانی نوجوان آیا، اس نے جانور کے تھنوں میں دودھ روکنے کے مسئلے میں سوال کیا، تو ایک محدث نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث پیش کی۔ اس پر وہ خبیث بولا: ابو ہریرہ کی حدیث قبول نہیں۔

اس نوجوان نے ابھی اپنی بات پوری نہیں کی تھی کہ جامع مسجد کی چھت سے ایک بہت بڑا سانپ گرا، لوگ بھاگنے لگے اور وہ نوجوان بھی اس سانپ کے آگے دوڑنے لگا، بعد میں یہ سانپ غائب ہو گیا۔

(المُنتظم لابن الجوزي : 106/17، وسندہٗ صحیحٌ)

حفظ حدیث:

صحابہ کرام میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے سب سے بڑے حافظ اور راوی تھے۔ آپ کی روایات کی تعداد پانچ ہزار تین سو چہتر (۵۳۷۴) ہے۔ ان میں ہر سند کو مستقل حدیث شمار کیا گیا ہے۔ آپ کی صحیح احادیث تقریباً نو سو (۹۰۰) ہیں۔

۞ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

أَبُو هُرَيْرَةَ أَحْفَظُ مَنْ رَوَى الْحَدِيثَ فِي دَهْرِهِ.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے دور کے سب سے بڑے حافظ حدیث تھے۔''

(المَدخل إلی علم السّنن للبیهقي :202/1، وسندهٗ صحیحٌ)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْقَبَةٌ عَظِيمَةٌ وَهِيَ أَنَّهٗ أَكْثَرُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رِوَايَةً عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک بڑی منقبت یہ بھی ہے کہ صحابہ میں سے انہوں نے سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں بیان کی ہیں۔''

(شرح النّووي :67/1)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (٧٤٨ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَثِيْقَ الْحِفْظِ، مَا عَلِمْنَا أَنَّهٗ أَخْطَأَ فِي حَدِيْثٍ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حافظہ بہت مضبوط تھا، ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کسی بھی حدیث میں خطا کی ہو۔''

(سِیَر أعلام النُّبلاء :621/2)

۞ نیز فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ أَوْعِيَةِ الْعِلْمِ وَمِنْ كِبَارِ أَئِمَّةِ الْفَتْوٰى مَعَ الْجَلَالَةِ وَالْعِبَادَةِ وَالتَّوَاضُعِ .

''آپ رضی اللہ عنہ علم کا ذخیرہ تھے۔ جلالت، عبادت اور تواضع کے ساتھ ساتھ آپ کا شمار کبار ائمہ فتویٰ میں ہوتا ہے۔''

(تذكرة الحفّاظ :29/1)

۞ نیز فرماتے ہیں:

أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَيْهِ الْمُنْتَهٰى فِي حَفِظِ مَا سَمِعَهٗ مِنَ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَدَائِهٖ بِحُرُوْفِهٖ، وَقَدْ أَدَّى حَدِيْثَ الْمُصَرَّاةِ بِأَلْفَاظِهٖ، فَوَجَبَ عَلَيْنَا الْعَمَلُ بِهٖ، وَهُوَ أَصْلٌ بِرَأْسِهٖ .

''رسول اللہ ﷺ سے احادیث حفظ کرنے اور انہیں من وعن آگے بیان کرنے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث مصراۃ کو من وعن آگے بیان کیا، لہٰذا ہم پر واجب ہے کہ اس پر عمل کریں، اس باب میں یہ حدیث اصل واساس کی حیثیت رکھتی ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 619/2)

۞ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ، وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ : مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهٖ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا، أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ، وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا : لَنْ يَّبْسُطَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهٖ، ثُمَّ يَجْمَعَهٗ إِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ

مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا، حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ، مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهٖ تِلْكَ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا، وَاللّٰهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى......﴾(البقرة : ۱۵۹۔۱۶۰)

''لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت حدیثیں بیان کرتا ہے!! حالانکہ مجھے بھی اللہ سے ملنا ہے۔لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین وانصار ابو ہریرہ کی طرح اتنی حدیثیں بیان کیوں نہیں کرتے ؟ دراصل میرے مہاجر بھائی بازار میں کاروبار میں مصروف رہتے تھے اور میرے انصار بھائی کھیتی باڑی وغیرہ میں مصروف رہتے تھے، جبکہ میں مسکین آدمی تھا، مجھے بس پیٹ بھر کھانا چاہیے تھا، میں رسول کے ساتھ چمٹا رہتا، میں ان لمحات میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتا تھا، جب انصار ومہاجرین حاضر نہ ہوتے اور میں نے بہت کچھ ایسا یاد رکھا، جنہیں وہ بھول گئے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : میری گفتگو (حدیث کی مجلس) مکمل ہونے تک جو بھی اپنا کپڑا اچھائے رکھے گا، پھر اسے سینے سے لگا لے گا، تو اسے میری یہ حدیثیں کبھی نہیں بھولیں گی۔(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے اپنی چادر بچھالی، میرے جسم پر اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ تھا، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی گفتگو کا اختتام کیا، تو میں نے اس چادر کو اپنے

سینے سے لگا لیا۔ تو اس ذات کی قسم، جس نے نبی کریم ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! مجھے تب سے لے کر آج تک آپ ﷺ کی وہ گفتگو نہیں بھولی اور اللہ کی قسم! اگر قرآن کریم میں یہ دو آیات نہ ہوتیں، تو میں آپ کو کوئی حدیث بیان نہ کرتا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى ......﴾ ''بلاشبہ جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں......۔''

(صحيح البخاري : 2350، صحيح مسلم : 2493)

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا:

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنَا أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ سَمِعْتَ إِلَّا مَا سَمِعْنَا؟ وَهَلْ رَأَيْتَ إِلَّا مَا رَأَيْنَا؟ قَالَ : يَا أُمَّاهُ، إِنَّهُ كَانَ يَشْغَلُكِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِرْآةُ وَالْمُكْحُلَةُ، وَالتَّصَنُّعُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا كَانَ يَشْغَلُنِي عَنْهُ شَيْءٌ .

''ابو ہریرہ! ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ نبی کریم ﷺ سے کچھ حدیثیں نقل کرتے ہیں، وہ حدیثیں کیا ہیں؟ حالانکہ آپ نے بھی وہی سنا، جو ہم نے سنا اور آپ نے بھی وہی دیکھا، جو ہم نے دیکھا۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ماں جی! آپ آئینہ دیکھنے، سرمہ لگانے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے بننے سنورنے میں بھی مصروف رہتی تھیں، جبکہ اللہ کی قسم! میں حدیث رسول کے علاوہ کسی کام میں مصروف نہیں ہوا۔''

(المستدرك على الصّحيحين : 6160، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ.

''مجھ سے زیادہ کسی صحابی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہیں ہیں، سوائے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے، کیونکہ وہ لکھا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔''

(صحيح البخاري : 113)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَّا يَسْأَلُنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ، أَوْ نَفْسِهِ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اللہ کے رسول! روز قیامت آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حق دار کون خوش نصیب ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو ہریرہ! مجھے یقین تھا کہ اس حدیث کے متعلق سب سے پہلے آپ ہی سوال کریں گے، کیونکہ میں آپ کی حصول حدیث پر حرص جانتا ہوں۔ روز قیامت

میری شفاعت کا سب سے زیادہ حق دار وہ خوش نصیب ہوگا، جس نے صدق دل سے لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا۔''

(صحيح البخاري : 99)

❁ شفی بن ماتع اصبحی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں مدینہ میں داخل ہوا، اچانک ایک آدمی دیکھا، جس کے پاس لوگ جمع تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ابو ہریرہ ہیں۔ میں آپ رضی اللہ عنہ کے قریب ہوا اور سامنے بیٹھ گیا، آپ لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کر چکے اور تنہا رہ گئے، تو میں نے عرض کیا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے حق بیان کیجئے گا، وہ حدیث سنائیں، جو آپ نے براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، اسے اچھا طرح سمجھا اور جانا ہو۔ تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی درست، ایسا ہی کروں گا۔ میں آپ کو ضرور بالضرور وہی حدیث سناؤں گا، جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہو، میں نے اسے اچھی طرح سمجھا اور جانا ہو، اسی اثنا میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس قدر سسکیاں بندھ گئیں، قریب تھا کہ آپ بے ہوش ہو جاتے، تھوڑی دیر بعد جب آفاقہ ہوا، تو فرمایا: میں آپ کو ضرور بالضرور وہی حدیث بیان کروں گا، جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر میں بیان کی تھی، ہم اکیلے تھے، ہمارے ساتھ تیسرا کوئی نہ تھا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پھر سسکیاں لینے لگے، قریب تھا کہ آپ پر غشی طاری ہو جاتی، آفاقہ ہوا، تو چہرہ پونچھا، پھر فرمایا: جی، میں آپ کو وہ حدیث بیان کرنے لگا ہوں، جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیان فرمائی تھی، اس وقت اس گھر میں آپ ﷺ اور میں ہی تھا، ہمارے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اتنی سخت سسکیاں بندھ گئیں، قریب تھا کہ بے ہوش ہو جاتے، پھر آپ منہ کے بل گر گئے، میں نے کافی دیر تک آپ رضی اللہ عنہ کو سہارا دیے رکھا، جب آفاقہ ہوا، تو فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان کی:......۔

(سنن التّرمذي: 2382، وسندہٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۲۴۸۲) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۰۸) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے (۱۵۲۷) ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

إِقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کئی بار حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے تھے: إِقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ حدیث کے بعد قرآن بھی پڑھ لیں۔ جو بات قرآن میں مذکور ہے، وہی اس حدیث میں ہے۔ ثابت ہوا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پائے کے مفسر بھی تھے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ أَحَدٌ، حَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ

يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾(النّساء : 159)

''قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میری جان ہے، عنقریب تم میں عیسی بن مریم علیہما السلام عادل ومنصف بن کر نازل ہوں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کریں گے اور (اس وقت) اتنا مال ودولت بہہ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا، اس وقت ایک سجدہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہوگا، پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو (اس حدیث کی تائید میں) یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾(النساء : 159)'' آپ (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے آپ پر تمام اہل کتاب ایمان لے آئیں گے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔''

(صحيح البخاري : 3448، صحيح مسلم : 155)

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلَالَةٌ ظَاهِرَةٌ عَلٰى أَنَّ مَذْهَبَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْآيَةِ أَنَّ الضَّمِيرَ فِي مَوْتِهِ يَعُودُ عَلٰى عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

''اس میں واضح دلالت ہے کہ اس آیت میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مؤقف یہ تھا کہ ''موتہ'' کی ضمیر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے۔

(شرح النّووي : 191/2)

صحیفہ ہمام بن منبہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہمام بن منبہ رحمہ اللہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے ایک صحیفہ روایت کیا ہے، جو اس سند سے ہے:

هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''یہ وہ حدیث ہے، جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔''

(صحیح مسلم : 129)

صحیفہ ہمام بن منبہ کی تمام احادیث مسند احمد، بخاری، مسلم اور سنن کبریٰ بیہقی وغیرہم میں مذکور ہیں۔ یہ ایک سو اڑتیس (۱۳۸) احادیث پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر طعن:

❁ امام ابو بکر ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی علم پر حرص انہیں اس حدیث کے سماع پر اُبھارتی ہے، جسے انہوں نے براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کو جھٹلانے کے لیے ان پر ایسے لوگ جرح کرتے ہیں، جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا ہے، وہ احادیث کے مفاہیم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ معطل جہمی جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ احادیث سنتے ہیں، جو ان کے کفریہ مذہب کے خلاف جاتی ہیں، تو وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ان پر وہ وہ الزامات لگاتے ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، یہ لوگ اپنی جہالت اور بیوقوفی کی وجہ سے یہ دھوکہ دیتے

ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل ثابت نہیں ہوتی۔ رہے خوارج کہ جو امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے خلاف قتال کو جائز سمجھتے ہیں اور کسی خلیفہ یا امام کی اطاعت کو جائز نہیں سمجھتے، وہ جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ احادیث سنتے ہیں، جو ان کے گمراہ کن مذہب کے خلاف ہیں، تو ان روایات کا دلیل کے ساتھ کوئی جواب نہیں پاتے، اس وقت ان کے پاس واحد راستہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت میں طعن ہوتا ہے۔ قدریہ، جو اسلام اور اہل اسلام سے جدا ہو گئے اور انہوں نے ان مسلمانوں کی تکفیر کی، جو ان اقدار کا اتباع کرتے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے رونما ہونے سے پہلے ہی مقدر اور نصیب میں لکھ دیا۔ یہ لوگ جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اُن احادیث کو سنتے ہیں، جو تقدیر کے اثبات پر دلالت کرتی ہیں۔ تو انہیں ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی، جو ان کے کفریہ اور شرکیہ نظریے کی تائید کرے، تب ان کی واحد دلیل یہ ہوتی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ جاہل انسان، جو فقہ میں مستغرق ہو چکا ہے اور فقہ کو اس کے بنیادی اُصولوں سے حاصل نہیں کرتا۔ یہ جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ احادیث سنتا ہے، جو اس کے پسندیدہ اور جس کی وہ بلا دلیل و برہان تقلید کرتا ہے، اس مذہب کے خلاف ہوتی ہیں، تو وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتا ہے اور ان کی وہ احادیث رد کر دیتا ہے، جو اس کے مذہب کے خلاف ہوتی ہیں اور ان احادیث کو قبول کر لیتا ہے، جو اس کے مذہب کے موافق ہوں اور مخالف کے مذہب کے خلاف ہوں۔ ان لوگوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر بعض احادیث کا انکار کیا ہے، جن کو درحقیقت یہ لوگ سمجھ نہ پائے۔

اللہ کے حکم سے میں ان میں سے بعض احادیث ذکر کروں گا۔''

(المستدرك للحاكم : 513/3، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُعْتَزِلَةُ تَقُوْلُ : لَوْ أَنَّ الْمُحَدِّثِيْنَ تَرَكُوا أَلفَ حَدِيْثٍ فِي الصِّفَاتِ وَالْأَسْمَاءِ وَالرُّؤْيَةِ وَالنُّزُولِ، لَأَصَابُوا، وَالْقَدَرِيَّةُ تَقُوْلُ : لَوْ أَنَّهُم تَرَكُوا سَبْعِيْنَ حَدِيْثاً فِي إِثْبَاتِ الْقَدَرِ، وَالرَّافِضَةُ تَقُوْلُ : لَوْ أَنَّ الْجُمْهُوْرَ تَرَكُوا مِنَ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي يَدَّعُونَ صِحَّتَهَا أَلْفَ حَدِيْثٍ، لَأَصَابُوا، وَكَثِيْرٌ مِّنْ ذَوِي الرَّأْيِ يَرُدُّوْنَ أَحَادِيْثَ شَافَهَ بِهَا الْحَافِظُ المُفْتِي الْمُجْتَهِدُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَزْعُمُوْنَ أَنَّهٗ مَا كَانَ فَقِيْهًا، وَيَأْتُونَنَا بِأَحَادِيْثَ سَاقِطَةٍ، أَوْ لَا يُعْرَفُ لَهَا إِسْنَادٌ أَصْلًا مُحْتَجِّينَ بِهَا، قُلْنَا : وَلِلْكُلِّ مَوْقِفٌ بَيْنَ يَدِي اللّٰهِ تَعَالٰى يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ أَحَادِيْثُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ فِي الْآخِرَةِ مُتَوَاتِرَةٌ، وَالْقُرْآنُ مُصَدِّقٌ لَهَا، فَأَيْنَ الْإِنْصَافُ؟

''معتزلہ کہتے ہیں کہ اگر محدثین اسماء وصفات، رؤیت اور نزولِ باری تعالیٰ کے بارے میں ایک ہزار احادیث چھوڑ دیتے، تو درست کرتے۔ قدریہ کہتے ہیں کہ اگر محدثین اثباتِ قدر کے بارے میں مروی ستر احادیث چھوڑ دیتے، تو اچھا کرتے۔ روافض کہتے ہیں کہ اگر جمہور وہ ہزار حدیث چھوڑ دیں، جن کی

صحت کے وہ دعوے دار ہیں، تو اچھا کریں گے۔ اکثر اہل الرائے ایسی احادیث کو بیان کرتے ہیں، جن کو حافظ، مفتی، مجتہد امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلا واسطہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، پھر کہتے ہیں کہ وہ فقیہ نہیں تھے اور خود دلیل کے طور پر من گھڑت احادیث یا بلا سند روایات پیش کرتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے، آخرت میں رؤیتِ باری تعالیٰ کی احادیث تو متواتر ہیں اور قرآن ان کی تصدیق کرتا ہے، (ان کا انکار کرنے میں) انصاف کہاں ہے؟''

(سير أعلام النُّبلاء : 455/10)

تنبیہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَ يْنِ؛ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُومُ.

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کی احادیث یاد کیں ہیں؛ پہلی قسم کی احادیث تو میں نے عام کر دی ہیں، جبکہ دوسری قسم کی احادیث ایسی ہیں کہ اگر میں انہیں سرِ عام بیان کروں، تو میری گردن کاٹ دی جائے۔''

(صحيح البخاري : 120)

دوسری قسم کی احادیث بعض ظالم اور فتنہ گروں کے ناموں، ان کے احوال اور ان کے ظلم و جور پر مشتمل تھیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں وہ تفصیلات ظاہر کر دوں، تو مجھے فتنہ پروروں سے قتل کا اندیشہ ہے۔ اس

علم سے مراد شرعی احکام نہ تھے، کیونکہ شرعی احکام کو پہنچانا واجب تھا اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق گمان نہیں کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کتمان دین کیا ہو، کیونکہ وہ خود فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم! اگر قرآن کریم میں یہ دو آیات نہ ہوتیں، تو میں آپ کو کوئی حدیث بیان نہ کرتا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى ......﴾

''بلاشبہ جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں......۔''

(صحيح البخاري: 2350، صحيح مسلم: 2493)

معلوم ہوا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دین کا ایک جز و بھی نہیں چھپایا، حالانکہ بعض کی طرف سے ان پر کثرت روایت کا الزام بھی لگا۔ تو اس آیت اور روایت کے بعد بھلا کیسے ممکن تھا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کتمان دین کرتے۔

یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تمام احادیث بیان کر دی ہیں، البتہ دوسری قسم کو ایک دور میں اس طرح سرعام بیان نہیں کیا، جس طرح پہلی قسم کو بیان کیا، کہ اس سے فتنوں کا اندیشہ تھا۔ کیونکہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے چالیس سال خلافت راشدہ میں گزارے۔ اس وقت بھی آپ رضی اللہ عنہ حدیثیں بیان کرتے تھے اور انہیں کسی سے کوئی خطرہ نہیں تھا، بلکہ بعض خلفا نے انہیں اپنے دور میں گورنر مقرر کیا تھا۔ بعض نے تو آپ کو مسند افتاء پر بھی فائز کیا، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ فتنوں کے متعلق یہ احادیث بیان کرنے کا خطرہ ایک خاص وقت میں محسوس کیا، اس سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ وہ احادیث بیان کر چکے تھے۔

یہ مطلب نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے علم کو چھپا لیا۔ بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوسری قسم کی احادیث بالکل بیان ہی نہیں کیں، تو بھی دیگر صحابہ نے بیان کر دی ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث چھپا لی جائیں اور دین کے بعض

احکام مٹ جائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دین اسلام کی تکمیل کا مژدہ جان فزاء سنایا ہے۔ اگر وہ احادیث چھپالی گئیں، تو دین کو مکمل نہیں کہہ سکتے۔ اس کا تصور بھی کفر ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا اندیشہ تھا، اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو کسی نے ڈرایا دھمکایا ہو۔ دنیا میں کسی راوی کو حدیث بیان کرنے کی وجہ سے قتل نہیں کیا گیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے کمال کا فہم وفراست عطا کیا تھا۔ آپ فتنوں کو بھانپ گئے تھے کہ آئندہ کے حالات اسلام کے لیے سازگار نہ ہوں گے۔

اس حدیث کو بنوامیہ کے حکمرانوں کی مذمت میں پیش کرنا بے دلیل ہے۔ کیونکہ اس میں ان کا ذکر نہیں۔ بالفرض اگر ان سے مراد بنوامیہ کے حکمران بھی ہوں، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بنوامیہ کے سارے حکمران جابر وظالم تھے، جیسا کہ ہر دور میں اچھے برے حکمران آتے رہے، اس دور میں منصف مزاج حکمران بھی آئے اور برے اور ظالم حکمران بھی۔ یہ انتہائی ناانصافی ہوگی کہ بنوامیہ کی پوری ملت کو یکسر ظالم قرار دیا جائے۔

اور آخر میں:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهٗ فَأَحِبَّهٗ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهٗ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ .

”اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما اور اُس سے بھی

محبت فرما، جو حسن سے محبت کرتا ہو۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس حدیث کو سننے کے بعد مجھے جتنی محبت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ہے، اتنی کسی اور سے نہیں۔“

(صحيح البخاري: 5884)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبٰى عَلَيَّ، فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ، فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهٗ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبْشِرْ

قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمِ الْمُؤْمِنِينَ، فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي .

''میری والدہ مشرکہ تھیں، میں انہیں اسلام کی دعوت دیتا رہتا تھا، ایک دن میں نے انہیں دعوت دی، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کوئی نازیبا بات کہہ دی، تو میں روتے روتے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، مگر وہ انکار کر دیتی ہیں، آج بھی میں نے انہیں دعوت دی، تو انہوں نے آپ کے متعلق ایسی بات کی، جو مجھے اچھی نہیں لگی، آپ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت نصیب فرما۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نبی کریم ﷺ دعا لے کر خوشی خوشی نکلا، جب میں گھر کے دروازے پر پہنچا، تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سنی اور کہا : ابو ہریرہ! یہیں رکنا۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، دراصل امی جان غسل کر رہی تھیں، انہوں نے کپڑے پہنے، جلدی میں دوپٹا بھی نہیں لیا، دروازہ

کھولا اور پکار اٹھی: ابو ہریرہ! أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں فورا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا، میں خوشی کے آنسو بہا رہا تھا۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! خوشخبری! اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمالیا ہے اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا کر دی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور خیر کی بات کہی۔ میں نے گزارش کی: اللہ کے رسول! یہ دعا بھی فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری ماں کو مومنوں کا محبوب بنادے اور مومنوں کو ہمارا محبوب بنادے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اللہ! اپنے اس عاجز بندے (ابو ہریرہ) اور اس کی ماں کو مومنوں کا محبوب بنادے اور مومنوں کو ان کا محبوب بنادے۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) اس لیے جس مومن نے بھی میرے متعلق سنا، لیکن مجھے دیکھا نہیں، وہ بھی ضرور بالضرور مجھ سے محبت کرے گا۔"

(صحيح مسلم :2491)

عدالت صحابہ کا مفہوم:

علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْإِبْيَارِيُّ : وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِعَدَالَتِهِمْ ثُبُوتُ الْعِصْمَةِ لَهُمْ، وَاسْتِحَالَةُ الْمَعْصِيَةِ، وَإِنَّمَا الْمُرَادُ قَبُولُ رِوَايَاتِهِمْ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفِ بَحْثٍ عَنْ أَسْبَابِ الْعَدَالَةِ، وَطَلَبِ التَّزْكِيَةِ، إِلَّا مَنْ يَثْبُتُ عَلَيْهِ ارْتِكَابُ قَادِحٍ، وَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ،

فَنَحْنُ عَلَى اسْتِصْحَابِ مَا كَانُوا عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى يَثْبُتَ خِلَافُهُ، وَلَا الْتِفَاتَ إِلٰى مَا يَذْكُرُهُ أَهْلُ السِّيَرِ، فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ، وَمَا صَحَّ فَلَهُ تَأْوِيلٌ صَحِيحٌ، وَلَا عِبْرَةَ بِرَدِّ بَعْضِ الْحَنَفِيَّةِ رِوَايَاتِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَتَعْلِيلِهِمْ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِفَقِيهٍ، فَقَدْ عَمِلُوا بِرَأْيِهِ فِي الْغُسْلِ ثَلَاثًا مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ وَغَيْرِهِ.

''علامہ علی بن اسماعیل ابیاری رحمہ اللہ (٦١٦ھ) کہتے ہیں: صحابہ کے عادل ہونے سے مراد یہ نہیں کہ وہ معصوم عن الخطا تھے اور ان سے گناہ سرزد ہونا محال تھا۔ بلکہ عدالت صحابہ سے مراد یہ ہے کہ ان کی روایت مطلق طور پر قبول ہے، ان کے اسباب عدالت وتزکیہ کے متعلق بحث وتحقیق کی ضرورت نہیں، الا کہ کسی میں جرح ثابت ہو جائے، مگر ایسا کچھ ثابت نہیں، والحمدللہ۔ لہٰذا ہم صحابہ کو ویسا ہی (عادل) سمجھتے ہیں، جیسے وہ عہد نبوی میں تھے، یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو جائے۔ جو کچھ اہل سیر (صحابہ کے متعلق) بیان کرتے ہیں، ان کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا، کیونکہ وہ ثابت نہیں اور جو کچھ ثابت ہے، ان کی صحیح تاویل موجود ہے۔ نیز یہ بھی معتبر نہیں کہ جو احناف نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بعض روایات رد کی ہیں اور علت یہ بتائی کہ آپ رضی اللہ عنہ غیر فقیہ تھے۔ جبکہ خود احناف نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بعض آرا پر عمل کیا ہے، مثلاً؛ جب کتا برتن میں منہ ڈال دے، تو اسے تین مرتبہ دھویا جائے گا۔''

(البحر المحيط في أصول الفقه : 189/6)